حیاتِ اقبال کی گمشدہ کڑیاں

محمد عبد اللہ قریشی

☆

بزمِ اقبال۔ کلب روڈ۔ لاہور

شعر ترنم ہی سے پڑھے - آپ کے بعد مہاراجہ نے خود بھی فارسی کے چند شعر سنائے - پھر کہا : ''ڈاکٹری میں آپ نے کون سا امتحان پاس کیا ہے ؟''

ڈاکٹر صاحب نے کہا : ''میں تو فلسفے کا ڈاکٹر ہوں - فزیشن و سرجن ڈاکٹر نہیں ہوں -''

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا : ''سرکار ! یہ بھی آپ کی رعایا ہیں -''

مہاراجہ نے پوچھا : ''وہ کیسے ؟ یہ لاہور کے رہنے والے ہماری رعایا کس طرح ہو گئے ؟''

ساتھی نے کہا : ''ان کے آباؤ اجداد کشمیر کے رہنے والے تھے - ان کی ذات سپرو ہے - پنجاب میں ان کا وطن سیالکوٹ ہے -''

مہاراجہ : ''بہت اچھا - ڈاکٹر صاحب ! سرکار آپ کو کشمیر آنے کی دعوت دیتے ہیں - آپ ضرور آئیں -''!

یہ واقعہ ڈاکٹر صاحب نے ایک مرتبہ خود سنایا تھا ، مگر وہ مہاراجہ کی دعوت پر کشمیر نہ جا سکے -

اقبال کشمیریوں کو یہودی تصور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے عادات و خصائل اور شکل و شمائل افغانوں سے ملتے جلتے ہیں جو بنی اسرائیلی ہیں - اور اس معاملے میں ان کو یہاں تک غلو تھا کہ ایک مرتبہ انھوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے پاس ایک یادداشت بھیجنی چاہیے جس کا مضمون یہ ہو کہ تم بھی بنی اسرائیلی ہو اور کشمیر کے لوگ بھی - ان کو دوہری غلامی سے نجات دلا کر نیکی اور بھلائی کی مستقل یادگار چھوڑ